

7545 - كفار كى چورى كرنے سے توبہ كر لى

سوال

میں ایک غیر اسلامی ملک میں رہائش پذیر ہوں اور بہت عرصہ تک گناہوں کا مرتکب رہا ہوں، الحمد للہ اللہ تعالیٰ نے مجھے ہدایت سے نوازتے ہوئے صحیح راہ دکھائی تو میں نے توبہ کر لی، توبہ سے قبل میں دکانوں سے اشیاء چوری کرتا اور اجتماعی انشورنس کے ذریعہ مال کے حصول کے لیے میں سرکاری اداروں کو بھی دھوکہ دیتا رہا، اور اسی طرح عام ٹرانسپورٹ میں بغیر ٹکٹ سفر بھی کرتا رہا ہوں، اب جبکہ میں نے یہ کام ترک کر دیے ہیں اگر سرکاری ادارے کو اس کی خبر دیتا ہوں تو وہ مجھے غیر مسلم ملک میں قید کر دیں گے، لہذا میری آپ سے گزارش ہے کہ میری رہنمائی کریں کہ مجھے اس معاملہ میں کیا کرنا چاہیے؟، اس کے ساتھ ساتھ میری آپ سے گزارش ہے کہ آپ میرے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا بھی فرمائیں کہ وہ مجھے معاف فرما دے۔

پسندیدہ جواب

الحمد للہ۔

الحمد للہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو توبہ کی توفیق سے نوازا، ہم اللہ تعالیٰ سے عا گوہیں کہ وہ ہم سب کو صراط مستقیم پر چلائے اور موت تک صراط مستقیم پر ثابت قدم رکھے۔

میرے بھائی آپ کے علم میں ہونا چاہیے کہ کسی بھی مسلمان کے لیے کسی شخص کو دھوکہ دینا اور اس کا ناحق مال کھانا جائز نہیں اگرچہ وہ کافر ہی کیوں نہ ہو۔

اور جب مسلمان سے کسی گناہ چوری وغیرہ کا ارتکاب ہو جائے اور حکمران تک اس کا معاملہ جانے سے قبل توبہ کر لے تو اس وقت اس کی سزا ساقط ہو جائے گی اور اس کا محاسبہ کرنا جائز نہیں کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے:

{جولوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے لڑیں اور زمین میں فساد کرتے پھریں ان کی سزا یہی ہے کہ وہ قتل کر دیے جائیں یا سولی چڑھا دیے جائیں یا مخالف جانب سے ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیے جائیں، یا انہیں جلاوطن کر دیا جائے یہ تو ہوئی ان دنیوی ذلت و رسوائی اور آخرت میں ان کے لیے بڑا بھاری عذاب ہے۔}

ہاں جو لوگ اس سے پہلے توبہ کر لیں کہ تم ان پر قابو پالو تو یقین مانو کہ اللہ تعالیٰ بہت بڑی بخشش اور رحم و کرم والا ہے۔ {سورة المائدة (33 - 34)}

اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

(گناہوں سے توبہ کرنے والا ایسے ہی ہے جس کے گناہ نہیں ہیں) .

اور جس کے گناہ نہ ہوں اس کی کوئی سزا ہی نہیں .

دیکھیں: الاختیارات الفقہیة (510 - 526) اور المغنی (12 / 484)

اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلمی قبیلہ کو رجم کرنے کے بعد فرمایا:

(ان گندی اشیاء سے اجتناب کرو جن سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمادیا ہے، اور جو کوئی ان میں پڑ جائے اسے چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے پردہ کے ساتھ پردہ پوشی کرے اور اللہ کے سامنے توبہ کرے؛ اس لیے کہ جس نے بھی ہمارے لیے اپنی کمر ظاہر کی ہم اس پر اللہ تعالیٰ کی کتاب نافذ کریں گے) اسے امام حاکم نے المستدرک علی الصحیحین (4 / 425) اور امام بیہقی نے البیہقی (8 / 330) میں روایت کیا ہے۔

اس حدیث کو امام حاکم، ابن سکن اور ابن الملتن نے صحیح قرار دیا ہے۔

دیکھیں: التلخیص الحبیر (4 / 57) اور خلاصۃ البدر المنیر لابن الملتن (2 / 303) .

تو اس بنا پر یہ لازم نہیں آتا کہ آپ سرکاری حکام کے پاس جاکر چوری کا اعتراف کریں، بلکہ آپ کے لیے سچی توبہ ہی کافی ہوگی، لیکن آپ کے ذمہ یہ واجب ہے کہ چوری کردہ مال ان کے مالکوں کو واپس کریں، اس کے بغیر آپ کی توبہ صحیح نہیں ہوگی، اور مال واپس کرنے میں یہ شرط نہیں کہ آپ نے ان کا یہ مال چوری کیا تھا، خاص کر جب آپ کو ان سے یہ خدشہ ہو کہ وہ آپ کی شکایت کر کے آپ کو قید کروا دیں گے۔

سب سے اہم مالکوں تک مال پہچانا ہے یا تو آپ اس کی رقم کسی لفافے میں بند کر کے انہیں دیں یا پھر کسی ایسے شخص کو دیں جو ان تک پہنچا دے، یا پھر کوئی اور طریقہ اختیار کر لیں .

اور حکومت کا مال بھی واپس کرنا ضروری ہے، اور اسی طرح دوسرے اشخاص کا بھی، اور اگر آپ اس مال کی تحدید نہیں کر سکتے تو آپ اس کی تحدید میں احتیاط کو مدنظر رکھتے ہوئے اندازہ لگا کر اس مال کو واپس کریں یعنی جب آپ کو یہ یقین ہو جائے کہ آپ کے ذمہ جو واجب تھا اس کی ادائیگی ہو گئی ہے۔

اور اگر آپ کو مالکوں کا بھی علم نہیں تو آپ یہ رقم ان کی جانب سے صدقہ کر دیں اور کسی خیروبھلائی کے کام میں صرف کر دیں .



والله اعلم .